سوال

(48) قرآن کریم کی تلاوت کے بعد ''صدق اللہ العظیم'' کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم کی تلاوت کے بعد ''صدق اللہ العظیم''کہنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''صدق اللہ العظیم''ایک ایسا کلمہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ثناء شمار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء کا کلمہ عبادات میں سے شمار ہوتا ہے کیونکہ اس پر انسان کو اجر وثواب ملتا ہے لیکن انسان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ عبادت کی کوئی بھی ایسی صورت اختیار کرے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حکم نہ دیا ہو۔

تلاوت قرآن کے اختتام پر ''صدق اللہ العظیم''کہنے کا شریعت نے حکم نہیں دیا اور ہمارے علم کی حد تک رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام سے بھی کسی سے یہ ثابت نہین ہے بلکہ نبی ﷺ نے ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو حکم دیا تھا کہ وہ آپ کو سورۃ النساء سنائیں جب وہ اس آیت پر پہنچے:

فَكَيفَ إِذا جِئنا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهيدٍ وَجِئنا بِكَ عَلىٰ هـٰؤُلاءِ شَهيدًا ٤١ ... سورة النساء

''پس کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہر امت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔''

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: حسبک (بس کافی ہے) اور اس کے بعد ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے تلاوت کو بند کر دیا۔

(صحیح البخاري فضائل القرآن باب قول المقري للقاري: حسبک حدیث:5050۔

صحیح مسلم صلاة المسافرین باب فضل استماع القرآن___حدیث:800)

نبی ﷺ سے یہ قطعا ثابت نہیں کہ آپ نے اس آیت یا کسی دوسری آیت کے بعد کہا ہو ''صدق اللہ العظیم'' اور نہ ہی آپ ﷺ اور نہ ہی آپ ﷺ نے یہ کلمہ کہنے کا حکم دیا لہذا آدمی کو یہ کلمہ نہیں کہنا چاہیے۔ بعض لوگ یہ گمان کرتے ہین کہ یہ کلمہ ارشاد باری تعالیٰ:

قُل صَدَقَ اللَّهُ ۗ فَاتَّبِعوا مِلَّةَ إِبرٰ‌هيمَ حَنيفًا ... ٩٥ سورة آل عمران

''کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے تم سب ابراہیم حنیف کے ملت کی پیروی کرو۔''

سے ماخوذ ہے تو یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ نبی ﷺ کو تبارک وتعالیٰ کی طرف سے حکم ہے کہ آپ اللہ اور کی تکذیب کرنے والوں تک یہ بات پہچا دیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کی طرف جو وحی بھیجی ہے اس میں وہ سچا ہے۔ ہم مسلمان سے یہ نہیں کہتے کہ وہ ''صدق اللہ العظیم'' نہ کہے۔ بلکہ ضرور کہے لیکن اسے دل میں کہے اور زبان سے سے بھی کہ سکتا ہے مگر تلاوت کے اختتام کے ساتھ اس کلمہ کی تعین اور تخصیص نہ کرے کیوں کہ یہ شریعت میں ثابت نہیں۔ یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ یہ واجب ہے کہ انسان اپنے دل اور زبان سے کہے ''صدق اللہ العظیم'' اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اور کوئی بات میں سچا نہیں ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے:

وَمَن أَصدَقُ مِنَ اللَّهِ حَديثًا ... ٨٧ سورة النساء

''اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات والا اور کون ہوگا۔''

بہر حال مذکورہ بالا آیت قطعا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ تلاوت کے اختتام پر انسان زبان سے ''صدق اللہ العظیم'' کہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص49

محدث فتویٰ